شانِ امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ

19-May-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

19 مئی، 2022ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

شانِ امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿...بے کس کی مدد و دستگیری
- ✿...حضرت امیرِ حمزہ سے محبت کا حکم
- ✿...حضرت امیرِ حمزہ کے 12 اعلیٰ اوصاف
- ✿...شہیدوں کے فضائل

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃُ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضرت عَبْدُالرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: ایک دن نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم دولت خانے (یعنی گھر مبارک) سے باہَر تشریف لائے اور ایک باغ کی طرف رُخ فرمایا، حضرت عَبْدُالرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے دیکھا تو پیچھے پیچھے ہو لئے، آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم باغ میں داخِل ہوئے، قبلے کی طرف منہ کیا اور سَر سجدے میں رکھ دیا، حضرت عَبْدُالرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ دُور کھڑے دیکھتے رہے، فرماتے ہیں: بے کسوں کے مددگار، سرکارِ عالی وقار صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے بہت لمبا سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے خوف ہونے لگا کہ کہیں حالتِ سجدہ ہی میں اللہ پاک نے رُوحِ مُبَارَک قبض نہ فرمالی ہو، یہ خیال آتے ہی میں آگے بڑھا، میرے قدموں کی آواز سُن کر آپ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے سَرِ مُبارَک اُٹھایا، پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حُضُور! عَبْدُالرَّحْمٰن۔ فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا، مجھے خوف ہوا کہ کہیں اللہ پاک نے سجدے ہی میں رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو۔

عاشقِ زار کی محبت بھری بات سُن کر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّد عربی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے طویل سجدے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: میرے پاس جبریلِ

امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہوئے اور بتایا: یا رسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک فرماتا ہے: اے محبوب صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! جو آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر رحمتیں نازِل فرماؤں گا، جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلامتی اُتاروں گا۔ اسی نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے میں نے اتنا لمبا سجدہ کیا۔ (1)

اللہُ اَکْبَر! اے عاشقانِ رسول! ذرا غور تو کیجئے! ❀دُرود کس نے پڑھنا ہے؟ اُمَّتی نے ❀رحمت کسی پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❀سلام کس نے بھیجنا ہے؟ اُمَّتی نے ❀ اللہ کریم کی سلامتی کس پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ❀ اور سجدۂ شکر کون ادا کر رہے ہیں؟ اُمَّت کا غم کھانے والے، شفاعت فرمانے والے، اُمَّت کو بخشوانے والے، جَنَّت میں پہنچانے والے آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم...! سُبْحٰنَ اللہ! اندازہ کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی اُمَّت سے کتنا پیار ہے۔ اللہ! اللہ! اُمَّت گُناہ کرے، آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم راتیں رَو رَو کر گُزاریں، اُمَّت کو نعمت ملے، آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم شکر کے سجدے کریں۔ اَعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت | ہے ترکِ ادب! ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو (2)

وضاحت: یا رسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو اپنے غلاموں سے اتنی مَحبَّت ہے، یہ ادب نہیں ہے ورنہ ہم کہیں کہ آپ اپنے غلاموں پر فِدا ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...مسندِ اَحمد، جلد:1، صفحہ:191، حدیث:1664۔

2...ذوقِ نعت، صفحہ:211۔

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1]
پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ❁ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ❁ عِلْمِ دین سیکھوں گا ❁ پورا بیان سُنوں گا ❁ ادب سے بیٹھوں گا ❁ نصیحت حاصِل کروں گا ❁ اَحمدِ مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بے کس کی مدد و دستگیری

عظیم عاشقِ رسول حضرت علّامہ یوسُف بن اسماعیل نَبہانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: ایک مرتبہ سخت قحط سالی ہوئی، اسی قحط سالی میں حج کے اَیّام بھی آئے۔ (الحمدللہ! قحط سالی کے باوُجود عاشقانِ رسول حج کے لئے پہنچے)، حضرت شیخ احمد بن محمد دِمیاطی مصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی مِصر سے 2 اُونٹ خریدے اور اپنی والدہ محترمہ کو ساتھ لے کر حج کے لئے مکہ مکرمہ حاضِر ہوئے، حج کی ادائیگی سے فارِغ ہو کر سرکارِ اعظم، رسولِ مُحْتَشَم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاک بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے لئے مدینۂ منورہ حاضِری ہوئی، یہاں آکر ان کے اُونٹ مر گئے، ان کا خرچ بھی ختم ہو چکا تھا، لہٰذا بہت پریشانی ہوئی کہ اُونٹ مر گئے ہیں، واپسی کا کرایہ بھی نہیں ہے، اب گھر واپسی کیسے ہو گی؟ اسی پریشانی کے عالَم میں شیخ احمد دِمیاطی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ شیخ صفی الدّین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوئے اور تمام صورتِ

---

1 ... بخاری، کِتاب: بدءُ الوَحی، صفحہ: 65، حدیث: 1۔

حال عرض کی، شیخ صفیُّ الدِّین رحمۃُ اللہِ علَیہ نے فرمایا: آپ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ علَیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے پیارے چچا جان حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیجئے، وہاں قرآنِ کریم کی تلاوت کیجئے اور اپنی پریشانی عرض کر دیجئے!

شیخ احمد دِمْیاطی رحمۃُ اللہِ علَیہ نے اس نصیحت پر عَمَل کیا اور حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضِر ہو گئے، وہاں قرآنِ مجید کی تلاوت کی، پھر حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کی خدمت میں اپنی پریشانی عرض کر دی۔ یہاں سے حاضِر ہو کر جب آپ واپس اپنی رہائش پر پہنچے تو والدہ محترمہ نے کہا: بیٹا! ایک شخص تمہارا پوچھ رہا تھا۔

یہ سُن کر شیخ احمد دِمْیاطی رحمۃُ اللہِ علَیہ مسجدِ نبوی شریف میں حاضِر ہوئے، دیکھا: ایک با رُعب اور سفید داڑھی والی شخصیت ہیں، انہوں نے دیکھتے ہی فرمایا: شیخ احمد! مرحبا...!! شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علَیہ فرماتے ہیں: میں نے جلدی سے آگے بڑھ کر ان کے ہاتھ چومے۔ انہوں نے فرمایا: احمد! آپ مِصْر چلے جائیے! عرض کیا: عالی جاہ! کیسے جاؤں؟ میرے پاس تو کرایہ بھی نہیں ہے اور اُونٹ بھی مَر گئے ہیں۔ وہ بزرگ رحمۃُ اللہِ علَیہ شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علَیہ کو ساتھ لے کر مِصْری حاجیوں کے ایک خیمے میں گئے اور ایک شخص کو اُونٹوں کا کرایہ دے کر فرمایا: آپ شیخ احمد اور ان کی والدہ کو مِصْر پہنچا دیں۔ اس مِصْری حاجی نے بھی اُن بزرگ کی بہت عزّت کی، اب شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علَیہ نے جلدی سے اپنا سامان تیار کیا، والدہ محترمہ کو ساتھ لیا اور مِصْری حاجیوں کے خیمے میں پہنچ گئے، اس وقت تک وہ نیک بزرگ وہیں تشریف فرما تھے، اب نماز کا وقت تھا، شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علَیہ اُن بزرگ کے ساتھ مسجدِ نبوی شریف میں حاضِر ہوئے، بزرگ رحمۃُ اللہِ علَیہ نے فرمایا: احمد! آپ چل کر نماز ادا کیجئے! شیخ احمد رحمۃُ اللہِ علَیہ

مسجد میں پہنچے، نماز ادا کی، منتظر تھے کہ نیک بزرگ بھی آتے ہی ہوں گے مگر وہ تشریف نہ لائے، شیخ احمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے انہیں بہت تلاش کیا مگر کہیں نہ ملے، آخر میں شیخ صفی الدّین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا۔ شیخ صفی الدّین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُن بزرگ کا حلیہ شریف کے بارے میں سُن کر فرمایا: وہ نیک بزرگ کوئی اور نہیں بلکہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا جان حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہی تھے جو آپ کی پریشانی دُور کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔[1]

سرکار کے ہیں دِلبر آقا امیرِ حمزہ! ہیں مُحِبِّ حَبِیبِ داوَر آقا امیرِ حمزہ!

بھرتے ہیں سب کا دامن اللہ کی عطا سے آجائے جو بھی در پر آقا امیرِ حمزہ!

بھر دیجئے مری جھولی، صدقے میں مصطفےٰ کے آیا ہوں تیرے در پر آقا امیرِ حمزہ!

طیبہ میں مَیں بھی آؤں، اب دیجئے اجازت اے میرے غریب پرور آقا امیرِ حمزہ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شُہَدا ءزِندہ ہوتے ہیں

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے وِصالِ ظاہِری کے صدیوں بعد ایک پریشان حال کی کیسے مدد فرمائی...! سُبْحٰنَ اللہ!

ہو سکتا ہے شیطان دِل میں وسوسہ ڈالے کہ کوئی شخص دُنیا سے رُخصت ہو جانے کے بعد دُنیا والوں کی مدد کرنے کیسے آسکتا ہے؟ اس سلسلے میں عرض ہے کہ قرآن کریم کی کئی آیات اور بہت ساری احادیث کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام

1...جامع کرامات اولیا، جلد:1، صفحہ:108 خلاصۃً۔

اور اولیائے عظام رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہِم اللہ پاک کی عطا سے اپنے اپنے مزار میں زِندہ ہوتے ہیں، اپنے غلاموں کی فریاد سُنتے بھی ہیں اور ان کی مدد بھی فرماتے ہیں۔ اور حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے زِندہ ہونے کا تو بطورِ خاص قرآنِ کریم میں بیان ہے۔

جی ہاں! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے اور غزوۂ اُحد میں شہید ہونے والوں کے متعلق اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًاؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَۙ (۱۶۹) (پارہ:4، سورۂ آل عمران:169)	ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

سرداری تمہیں حاصِل ہے سارے شہیدوں کی | یوں حق کی حفاظت میں کی جان فِدا حمزہ
خُورشیدِ نبوت سے آئی ہے چمک تجھ میں | مدھم نہ کبھی ہوگا اب تیرا دِیا حمزہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا مختصر تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے چچا جان ہیں، آپ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت سے 2 سال پہلے دُنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے 4 مشہور القاب ہیں: (1): اَسَدُ اللّٰہ (اللہ کے شیر) (2): اَسَدُ الرَّسُول (رسولِ پاک صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے شیر) (3): فاعِلُ الْخَیْرات (بہت بھلائی کے کام کرنے والے) اور (4): سَیِّدُ الشُّھَدَاء۔[1]

---

1 ...شرح زرقانی مواہب اللدنیہ، جلد:4، صفحہ:470، اُسد الغابۃ، جلد:2، صفحہ:67۔

حضرت امیرِ حمزہ سے محبّت کا حکم

اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰىؕ (پارہ:25،سورۂ شوریٰ:23)	ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کچھ اُجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

اس آیتِ کریمہ میں رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قرابت داروں سے محبت کا حکم دیا گیا، حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی سرورِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قرابت دار ہیں بلکہ حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ تو کئی جہتوں سے رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے قرابت دار ہیں: (1): آپ رسولِ کریم، رءوف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے چچا جان ہیں (2): حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی والدہ اُمِّ مصطفےٰ سیدہ آمنہ رَضِیَ اللہُ عنہا کی چچازاد بہن ہیں، یوں حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خالہ زاد بھائی ہوئے (3): حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے رضاعی بھائی بھی ہیں کہ حضرت ثُوَیبَہ اور حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ عنہما جو رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی رضاعی مائیں ہیں، حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے بھی ان دونوں سے دودھ نوش فرمایا ہے۔[1]

یُوں حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ سرورِ عالَم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے 3 جہتوں سے قرابت دار ہیں، لہٰذا آپ سے محبت کرنا بھی ہر مسلمان پر لازِم وضروری ہے۔

کیا پوچھتے ہو کیا ہیں حضرت امیرِ حمزہ | حیرت کی انتہا ہیں حضرت امیرِ حمزہ

---

1 … اُسد الغابۃ، جلد:2، صفحہ:67۔

اللہ رے یہ نسبت، اللہ رے یہ عظمت | سرکار کے چچا ہیں حضرت امیرِ حمزہ

قبولِ اسلام کا واقعہ

حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو شِکار کرنے کا شوق تھا، ایک مرتبہ آپ شکار کے لئے جنگل گئے ہوئے تھے، اس روز ابو جہل نے رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی سخت گستاخی کی اور آپ صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ بہت نازیبا سلوک کیا، حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ شکار سے واپس آئے تو آپ کو اس بات کی خبر دی گئی، آپ رَضِیَ اللہُ عنہ یہ سُنتے ہی طیش میں آگئے، اسی حالت میں ابو جہل کے پاس پہنچے اور اس کی پِٹائی شروع کر دی، ابو جہل نے اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا: اے حمزہ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ محمد (صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کیسا دین لائے ہیں؟ وہ ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے ہیں اور ہمارے باپ دادا کو بد عقل بتاتے ہیں۔

حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے مگر اس وقت آپ کے دِل و دماغ پر اپنے بھتیجے (یعنی حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) کی محبت غالِب تھی، آپ نے ابو جہل کی بات سُن کر فرمایا: تم واقعی بد عقل ہو کہ اپنے ہاتھوں کے بنائے ہوئے پتھروں کو خُدا مانتے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے سچے رسول ہیں۔[1]

اس وقت حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے دِل پر محبتِ مصطفےٰ غالِب تھی، آپ نے کلمۂ شہادت پڑھ لیا، فرماتے ہیں: بعد میں مجھے اس بارے میں پریشانی ہوئی، میں نے ساری رات سوچ بچار میں گزاری، صبح کو حرمِ کعبہ میں حاضِر ہوا اور گڑگڑا کر اللہ پاک کی بارگاہ

---

1 ... تفسیر کبیر، پارہ:8، سورۂ انعام، زیرِ آیت:122، جلد:5، صفحہ:134۔

میں دُعا کی کہ یااللہ پاک! میرا سینہ حق کے لئے کھول دے اور مجھ سے شک دُور فرما، ابھی میں نے دُعا پوری بھی نہ کی تھی کہ میرے دِل سے شک دُور ہوا اور یقین پختہ ہو گیا، پھر میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں تمام صُورتِ حال پیش کی تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی میرے حق میں دُعا فرمائی۔(1)

حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شان میں آیت اُتری

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ دولتِ اسلام سے مالا مال ہوئے تو اس وقت آپ کی شان میں یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی:

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ

(پارہ:8، سورۂ انعام:122)

ترجَمہ کنزُالایمان: اور کیا وہ کہ مُردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا اور اس کے لیے ایک نور کر دیا جس سے لوگوں میں چلتا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو اندھیریوں میں ہے ان سے نکلنے والا نہیں۔(2)

زِندگی کا حقیقی مفہوم

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ میں زِندگی کا عجیب فلسفہ بیان کیا گیا ہے، عام طور پر حرکت کو زِندگی کہا جاتا ہے، جس کی سانسیں چل رہی ہوں، جو بول سکتا ہو، سُن سکتا ہو، چل پھر سکتا ہو، اسے زِندہ کہا جاتا ہے، لیکن اس جگہ قرآنِ کریم نے زِندگی کا ایک اَور ہی مفہوم بیان فرمایا ہے، دیکھئے! حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو دُنیا میں تشریف لائے 40

1 ...الروض الانف، جلد:2، صفحہ:51۔
2 ... تفسیر کبیر، پارہ:8، سورۂ انعام، زیرِ آیت:122، جلد:5، صفحہ:134۔

سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا، آپ چلتے پھرتے بھی تھے، کھاتے پیتے بھی تھے، شکار بھی کیا کرتے تھے، اس کے باوُجُود اللہ پاک نے فرمایا:

كَانَ مَيْتًا	ترجَمہ کنزُالایمان: وہ کہ مُردہ تھا۔

پھر جب آپ نے اسلام قبول کر لیا، آپ کا دِل نورِ ایمان سے روشن ہو گیا تو فرمایا:

فَاَحْيَيْنٰهُ	ترجَمہ کنزُالایمان: تو ہم نے اُسے زندہ کیا۔

معلوم ہوا؛ اصل زندگی دِل کی زِندگی ہے، جس کے دِل میں ایمان کا نُور موجود ہے، وہ زِندہ ہے، اور جس کے دِل میں یہ نُور موجود نہیں ہے، اُس کا دِل بھی مردہ ہے، وہ خود بھی زِندوں کی شکل میں مُردہ ہے۔

زِندگی زِندہ دِلی کا نام ہے | مُردہ دِل کیا خاک جیا کرتے ہیں

دِل کی حفاظت کیجئے...!

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے معلوم ہوا کہ دِل کی حفاظت کرنا زیادہ ضروری ہے، آج کل ہمارے ہاں لوگ ظاہِری جسم کی دیکھ بھال پر زیادہ توجُّہ دیتے ہیں، ہمارے جسم کو روزانہ کتنی خوراک کی حاجت ہے؟ کتنی کیلوریز ضروری ہیں، جسمانی طور پر کمزوری ہو تو ڈاکٹر سے رجوع بھی کیا جاتا ہے، لوگ جسم کو فِٹ رکھنے کے لئے ورزش بھی کرتے ہیں، اور جسم کو فِٹ رکھنے کے لئے ویٹ لفٹنگ (Weightlifting) بھی کرتے ہیں۔

خود کو جسمانی طور پر تندرست رکھنے کی کوشش بُری نہیں ہے، البتہ یہ بھی سوچنے کی بات ہے کہ کیا یہ سب کچھ ہم اپنے دِل کے معاملے میں بھی کرتے ہیں؟ کیا کبھی ہم نے سوچا کہ ہمارا دِل تندرست ہے یا نہیں؟ کہیں ہم باطنی طور پر بیمار تو نہیں ہیں؟ کہیں

ہمارے دِل میں حسد، تکبر، بُغض، کینہ وغیرہ ایمان لیوا بیماریاں تو جنم نہیں لے چکیں؟ افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ عموماً اس جانِب تَوَجُّہ نہیں کی جاتی۔ حالانکہ اَصْل زِندگی زِندہ دِلی ہی کا نام ہے۔ کیا خوب کہا کسی نے کہ:

دِلِ مُردَہ دِل نہیں، اسے زِندہ کر دوبارہ | یِہی ہے اُمّتوں کے مرضِ کُہَن کا چارہ

وضاحت: مرضِ کُہن: یعنی پُرانا مرض۔ مطلب یہ کہ قوموں کی اَصل بیماری کا علاج یہ ہے کہ اُن کا دِل زِندہ کر دیا جائے۔

انسان 2 چیزوں کے مجموعے کا نام ہے

یاد رکھئے! انسان 2 چیزوں کے مجموعے کا نام ہے: (1): جسم (2): رُوح۔ خالی رُوح ہو، جسم نہ ہو تو اسے انسان نہیں کہا جاتا ہے، اسی طرح خالی جسم ہو، رُوح نہ ہو تو اسے بھی مُردَہ لاش کہتے ہیں۔ معلوم ہوا؛ انسان جسم اور رُوح کے مجموعے کا نام ہے، اس لئے اگر ہم اپنی انسانیت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو جتنی ہم جسم کی فِکْر کرتے ہیں، اس سے کہیں زیادہ ہمیں اپنی رُوح کی بھی فِکْر کرنی پڑے گی، اگر ظاہِری جسم طاقتور ہو مگر اس کے اندر ضمیر مُردہ ہو تو انسان انسان نہیں رہتا، درندہ بن جاتا ہے اور رُوح طاقتور ہو، ظاہِری جسم چاہے کمزور بھی پڑ جائے، تب بھی انسان میں انسانیت باقی رہتی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دِل کی زِندگی کی بھی ضرور فِکْر کریں، اپنے دِل کو باطنی بیماریوں (مثلاً حسد، تکبر، لمبی اُمّید وغیرہ) سے بچائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی بہت پیاری کتاب ہے: باطنی بیماریوں کی معلومات۔ یہ کتاب خریدیئے، اسے پڑھیئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! باطنی بیماریوں کی معلومات حاصِل ہوں گی، اس

کتاب میں باطنی بیماریوں کے نام، ان کی تعریفات، ان بیماریوں کے متعلق قرآنی آیات، احادیث اور ان بیماریوں کے عِلاج بھی لکھے گئے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو ظاہِری و باطنی بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم۔

فضائلِ امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ

اللہ پاک نے اچھا وعدہ فرمایا

پارہ:20، سورۂ قصص، آیت:61 میں ارشاد ہوتا ہے:

اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِیْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ثُمَّ هُوَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۶۱﴾ (پارہ:20، سورۂ قصص:61)	ترجَمہ کنزُ الایمان: تو کیا وہ جسے ہم نے اچھا وعدہ دیا تو وہ اس سے ملے گا اس جیسا ہے جسے ہم نے دنیوی زندگی کا برتاؤ برتنے دیا پھر وہ قیامت کے دن گرفتار کرکے حاضر لایا جائے گا۔

اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ 2 شخص ہیں: (1): ایک وہ ہے جس کے ساتھ اللہ پاک نے جنّت کا وعدہ فرمایا اور وہ ضرور جنّت میں پہنچ جائے گا اور (2): دوسرا وہ ہے جسے دُنیوی مال عطا کیا گیا، پھر قیامت کے دِن اسے گرفتار کرکے لایا جائے گا، کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں ہو سکتے۔ مُفَسِّرین کرام فرماتے ہیں: یہ آیتِ کریمہ بھی حضرت امیرِ حمزہ اور ابو جہل کے متعلق نازِل ہوئی، اس آیت میں وہ شخص جس سے اللہ پاک نے جنّت کا وعدہ فرمایا، اس سے مراد حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ ہیں اور وہ شخص جسے دُنیوی مال دیا گیا مگر قیامت کے روز اسے گرفتار کرکے لایا جائے گا، اس سے مراد ابو جہل ہے۔[1]

1 ...ذخائر العقبیٰ، صفحہ:300۔

اللہ ورسول کے شیر

معجمِ کبیر میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! بے شک ساتویں آسمان پر لکھا ہے: حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسَدُ اللهِ وَأَسَدُ رَسُوْلِهِ یعنی حضرت حمزہ بن عبد المطلب اللہ اور اس کے رسول کے شیر ہیں۔ (1)

وہی شیر ہیں خُدا کے اور شیر مصطفےٰ کے | ہیں مُحِبِّ حبیبِ داوَر آقا امیر حمزہ!

حضرت حمزہ جنت میں ٹیک لگائے ہوئے

حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رات مَیں جنّت میں داخِل ہوا تو دیکھا: حمزہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ) اپنے دوستوں کے ساتھ موجود تھے۔ (2)

ایک روایت میں ہے، فرمایا: رات میں جنّت میں داخِل ہوا تو دیکھا: حضرت جعفر طیار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرشتوں کے ساتھ ہوا میں اُڑ رہے تھے جبکہ حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ تخت پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ (3)

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کی زیارت کی

ایک مرتبہ سیدُ الشُّہَداء حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! میں حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کو اُن کی اَصل صُورت میں

---

1 ...معجم کبیر، جلد: 2، صفحہ: 266، حدیث: 2881۔
2 ...استیعاب، باب جعفر، جلد: 1، صفحہ: 314 ملتقطاً۔
3 ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، جلد: 4، صفحہ: 201، حدیث: 4942۔

دیکھنا چاہتا ہوں۔ رسولِ ذیشان، مکی مدنی سلطان صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چچا جان! آپ اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے اِصْرار کیا (یعنی بار بار عرض کیا کہ میں نے دیکھنا ہے)، اس پر مالِک و مختار نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: زمین پر بیٹھ جائیے! حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کعبہ شریف پر اُترے، رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چچا جان! نگاہ اُٹھائیے! اور دیکھئے! جونہی حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے نگاہ اُٹھائی، حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کو ان کی اَصل صُورت میں دیکھا تو اس کی تاب نہ لائے اور بے ہوش ہو گئے۔[1]

پیارے آقا صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا پسندیدہ نام

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے آقا و مولیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اپنے چچا جان حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے، حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ہاں بیٹے کی وِلادت ہوئی ہے، اس کا نام کیا رکھیں؟ رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے اپنے چچا حمزہ بن عبد المطلب کا نام بہت پسند ہے، اپنے بچے کا یہی نام رکھو...![2]

حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی شہادت

پیارے اسلامی بھائیو! 15 شوَّالُ المکرم، سن 3 ہجری کو حق و باطِل کا عظیم معرکہ ہوا، جسے غزوۂ اُحد کہا جاتا ہے، غزوۂ اُحد میں حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی شریک تھے، آپ

---

1 ...طبقات الکبریٰ، جلد:3، صفحہ:8 ملتقطاً۔

2 ...مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، جلد:4، صفحہ:200، حدیث:4940۔

بہت بہادری سے لڑے، آخر شہادت کے بلند رُتبے پر فائِز ہوئے۔[1] بوقتِ شہادت آپ کی عمر مبارک 54 سال تھی۔

سرداری تمہیں حاصِل ہے سارے شہیدوں کی | یوں حق کی حفاظت میں کی جان فِدا حمزہ
احسان نہ بھولے گا میدانِ اُحُد تیرا | ہے اس کی شبِ جاں میں اب تیری ضیا حمزہ

شہادتِ امیر حمزہ پر غمِ مصطفےٰ

روایات میں ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا جان حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی لاش مبارک کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: یَاحَمْزَۃُ اے حمزہ! یَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ اے رسول اللہ کے چچا جان! وَأَسَدَ اللّٰہِ وَأَسَدَ رَسُوْلِہٖ اے اللہ و رسول کے شیر! یَاحَمْزَۃُ یَافَاعِلَ الْخَیْرَاتِ اے حمزہ! اے بھلائی میں آگے بڑھنے والے! یَاحَمْزَۃُ یَاکَاشِفَ الْکُرُبَاتِ اے حمزہ! اے رنج و غم دور کرنے والے! یَاحَمْزَۃُ یَاذَابًّا عَنْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ اے حمزہ! اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنوں کو دور بھگانے والے![2]

ایک روایت میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چچا جان! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ بہت صلہ رحمی کرنے والے، نیکی کے کاموں میں بہت آگے بڑھنے والے تھے۔[3]

آپ کے دَم سے بڑھی شوکتِ اسلام شہا! | باعثِ قُوَّتِ ایمان ہو حضرت حمزہ
آپ کو بخشا گیا سیدِ شہدا کا لقب | دِین پہ اس طرح قربان ہو حضرت حمزہ
آپ کے اُسوۂ حسنہ پہ مشاہدؔ بھی چلے | اس نکمے پہ یہ احسان ہو حضرت حمزہ

***

1 ...معرفۃ الصحابۃ، جلد:2، صفحہ:17۔
2 ...ذخائر العقبیٰ، صفحہ:306۔
3 ...معرفۃ الصحابۃ، جلد:2، صفحہ:22۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے 2 اعلیٰ اَوصاف

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے 2 خصوصی اَوصاف ذِکر فرمائے: **(1):** وُصُولُ الرَّحِم (یعنی بہت صلہ رحمی کرنے والا) **(2):** فُعُولُ الْخَیْرَات (بہت نیکیاں کرنے والا)۔

کاش! ہم بھی ان دونوں اَوصاف کو اپنائیں اور حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کا فیضان حاصِل کریں۔

صلہ رحمی کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! صلہ رحمی کے بارے میں 3 احادیث مبارکہ سنتے ہیں: **(1):** پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر اور رزق میں اضافہ کر دیا جائے تو اسے چاہیئے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرے۔[1] **(2):** طبرانی نے اوسط میں حضرتِ جابر رَضِیَ اللہُ عنہ سے روایت کیا ہے: حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا شانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے، ہم لوگ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ہمیں دیکھ کر فرمایا: اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ صلہ رحمی کا ثواب بہت جلد ملتا ہے۔[2] **(3):** بزار اور حاکم کی روایت ہے: جو شخص یہ تمنا رکھتا ہو کہ اس کی عمر طویل ہو، رزق میں کشادگی ہو اور بُری موت سے بچ جائے وہ اللہ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔[3]

---

1 ...الترغیب، والترہیب، کتاب البر والصلاۃ، باب بر الوالدین، صفحہ: 801، حدیث: 16۔

2 ...معجم اوسط، جلد: 4، صفحہ: 187، حدیث: 5664۔

3 ...مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب احادیث صلۃ الرحم، جلد: 5، صفحہ: 222، حدیث: 7362۔

اے عاشقانِ رسول! حضرت سیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سَمَرقَندی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **صِلَہ رِحمی کے 10 فائدے ہیں:** (1): اللہ پاک کی رِضا حاصِل ہوتی ہے (2): لوگوں کی خُوشی کا سَبَب ہے (3): فِرِشْتوں کو مَسَرّت ہوتی ہے (4): مُسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے (5): شیطان کو اس سے رَنْج پہنچتا ہے (6): عُمر بڑھتی ہے (7): رِزْق میں برکت ہوتی ہے (8): فوت ہو جانے والے آباء واَجداد خُوش ہوتے ہیں (9): آپس میں مَحَبَّت بڑھتی ہے اور (10): وفات کے بعد اس کے ثواب میں اِضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ لوگ اُس کے حق میں دُعائے خَیْر کرتے ہیں۔[1]

نیکیوں کی حرص کے فضائل

(1): سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان عظمت نشان ہے: لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقٰى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ یعنی نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو چاہے وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہو۔[2] (2): فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجِزْ یعنی اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو۔[3]

اے عاشقانِ رسول! شارحِ مسلم حضرت علامہ شرف الدین نَوَوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: اللہ پاک کی عبادت میں خوب حِرص کرو اور اس پر اِنعام کا لالچ رکھو مگر اِس عبادت میں بھی اپنی کوشش پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ پاک سے مدد

---

1 ... تنبیہ الغافلین، باب صلۃ الرحم، صفحہ: 73۔

2 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ، صفحہ: 1014، حدیث: 2626۔

3 ... مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ، صفحہ: 1027، حدیث: 2664۔

مانگو۔[1] جبکہ حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دُنیاوی چیزوں میں قَناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حرِص اور بے صبری اعلیٰ ہے، دین کے کسی درجہ پر پہنچ کر قناعت نہ کرلو بلکہ آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔[2] اللہ پاک ہمیں نیکیاں کرنے کا حریص بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

نمازِ جنازہ و مدفن

غزوۂ اُحد میں شہید ہونے والے صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے پہلے حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی، پھر ایک ایک شہید کو لایا جاتا، حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے قریب رکھ کر اُس کی نمازِ جنازہ ادا کی جاتی،[3] بعض روایات میں ہے کہ 10، 10 شہیدوں کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور ان 10 میں ہر بار حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ بھی شریک رہے۔[4]

فرشتوں نے غسل دیا

حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کو حضرت ابو بکر، حضرت عمر فاروق اور حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عنہم نے قبر شریف میں اُتارا، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم قبر کے کنارے پر تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں نے دیکھا:

---

1 ...شرح صحیح مسلم للنووی، جلد:8، صفحہ:512، ملخصًا۔
2 ...مرآۃ المناجیح، جلد:7، صفحہ:211۔
3 ...طبقات الکبریٰ، جلد:3، صفحہ:7۔
4 ...سنن کبریٰ للبیہقی، ابواب الشہید، جلد:4، صفحہ:157، حدیث:6804۔

فرشتے حضرت حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو غسل دے رہے ہیں۔[1]

مزار مبارک

حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مزار مبارک مدینۂ منورہ میں جبلِ اُحد کے قریب ہے۔ آپ کے مزار مبارک پر دُعائیں قبول ہوتیں اور مرادیں سُنی جاتی ہیں۔ الحمد للہ! عاشقانِ رسول آپ کے مزار مبارک پر حاضِری دیتے، خوب دُعائیں کرتے اور مَن کی مرادَیں پاتے ہیں۔

مہمانوں کی حفاظت فرمائی

شیخ سعید بن قُطب رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضرت امیرِ حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے مزار مبارک پر کثرت سے حاضِری دیا کرتے تھے۔ عموماً مدینۂ منورہ کے رہنے والے عاشقانِ رسول 12 رجب کو حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے مزار مبارک پر حاضِری دیتے تھے مگر حضرت سعید بن قطب رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ دِن پہلے ہی حاضِر ہو جاتے اور 12 رجب تک وہیں ٹھہرے رہتے تھے۔ شیخ محمد بن عبد اللطیف تہتام مالکی رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک روز میں بھی شیخ سعید رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے مزار مبارک پر حاضِر ہو گیا، رات ہوئی تو سب لوگ سو گئے، میں ان کی حفاظت کے لئے جاگتا رہا، رات کو میں نے وہاں ایک گھوڑے سوار دیکھا، جو مزار مبارک کے قریب چکر لگا رہا تھا، میں نے اس گھوڑے سوار سے پوچھا: تم کون ہو؟ فرمایا: میرا نام حمزہ بن عبد المطلب ہے اور میں تم لوگوں کی حفاظت

---

1 ...طبقات الکبری، جلد: 3، صفحہ: 7۔

کر رہا ہوں۔ اتنا فرما کر حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ [1]

باب الدُّعا ہے بے شک جن کا مزارِ اَنْور | وہ بندۂ خدا ہیں حضرت امیر حمزہ

جو مانگا مِل گیا

حضرت ابو العبّاس مَرسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے مزار مبارک پر حاضری کے لئے نکلا تو ایک شخص میرے پیچھے پیچھے چل دیا، جب ہم مزار مبارک پر پہنچے تو مزار مبارک کا دروازہ خود بخود کھل گیا، ہم اندر گئے تو وہاں رجالُ الغَیْب (یعنی اولیائے کرام) میں سے ایک شخص کو دیکھا، اس وقت میں نے اللہ پاک سے دُعا کی: اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اے اللہ پاک! میں تجھ سے دُنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

شیخ ابو العبّاس مَرسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے ساتھی سے کہا: یہ قبولیتِ دُعا کا وقت ہے، اللہ پاک سے جو چاہئے مانگ لو! میرے اس ساتھی نے دُعا مانگی کہ یا اللہ پاک! مجھے ایک دینار (سونے کا سِکّہ) مل جائے۔

فرماتے ہیں: یہاں سے فارغ ہو کر میں اپنے پیر و مرشد حضرت ابو الحسن شاذلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ شخص بھی میرے ساتھ تھا، ابھی کوئی بات بھی نہ ہوئی تھی، اس سے پہلے ہی شیخ ابو الحسن شاذلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: اے کم ہمت! دُعا کی قبولیت کا وقت تھا اور تُو نے صِرف ایک دینار مانگا، تُو نے ابو العباس کی طرح دُنیا و آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کیوں نہ کر لیا۔ [2]

---

1 ...جامع کرامات اولیا، جلد: 1، صفحہ: 109 بتغیر قلیل۔

2 ...مرقاۃ المفاتیح، کتاب الزکاۃ، جلد: 4، صفحہ: 315، تحت الحدیث: 1855۔

دُعا کا ایک ادب

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا؛ اللہ پاک کے نیک بندوں کی خِدمت میں حاضِری ہو، مزاراتِ اولیا پر جانا نصیب ہو اور اس کے عِلاوہ بھی جب کبھی دُعا مانگیں تو کھلے دِل سے مانگیں، اللہ پاک کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے، وہ رحمٰن و رحیم ہے، اللہ وَھَّاب (یعنی بہت عطا فرمانے والا) ہے، لہٰذا جب اللہ پاک سے مانگنا ہو تو بندہ شرمائے کیوں؟ دو چار پیسے، چند وقت کا کھانا یا کوئی اور معمولی خواہش ہی کیوں مانگے؟ چھوٹی بڑی ہر چیز اللہ پاک سے مانگے، پھر یہ بھی نہیں کہ صِرْف دُنیوی نعمتیں، مال و دولت تو مانگ لے، آخرت کی بہتریاں نہ مانگے، نہیں، نہیں، ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے بلکہ درست طریقہ یہ ہے کہ دُعا مانگنے میں پہلے آخرت کی بہتری و بھلائی مانگے، پھر دُنیا کی بہتری و بھلائی اور جو حاجت ہو وہ مانگے۔ صِرْف دُنیا مانگنا، آخرت کی فِکْر ہی نہ کرنا، یہ اچھی بات نہیں۔

اِلٰہی میں تیری عطا مانگتا ہوں — کرم مغفرت کی دُعا مانگتا ہوں
خدا تجھ سے تیری وِلا مانگتا ہوں — میں عشقِ شہِ انبیا مانگتا ہوں

اپنے بیٹے کا نام حمزہ رکھنا

ایک مرتبہ شیخ محمود کُردی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزار مبارک پر حاضِر ہوئے اور سلام عرض کیا، فرماتے ہیں: میں نے خُود سُنا کہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ نے مزار مبارک کے اندر سے بلند آواز سے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: شیخ محمود! تمہارے ہاں بیٹا ہو گا، اس کا نام حمزہ رکھنا۔ شیخ محمود رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے واقعی مجھے بیٹا

عطا فرمایا تو میں نے اس کا نام حمزہ رکھا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کی کیا نرالی شان ہے، آپ نے شیخ محمود رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو سلام کا جواب دیا، یہ ایک کرامت، شیخ محمود رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کی زوجہ محترمہ اُمّید سے ہیں، یہ جان لینا، دوسری کرامت، آپ کے ہاں بیٹی نہیں بلکہ بیٹا پیدا ہو گا، یہ جان لینا، تیسری کرامت۔

خاکِ مزار میں شفا ہے

علّامہ سَمہُودی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزار مبارک کی بابرکت مٹی خاکِ شِفا ہے، قدیم زمانے سے نیک لوگوں کا طریقہ رہا ہے کہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزار مبارک کی مٹی اُٹھا کر لے جاتے اور اسے بطورِ دوا استعمال کرتے ہیں۔[2]

الحمد للہ! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھا گیا کہ آپ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے مزار مبارک کی مبارک خاک سِلائی کے ساتھ آنکھوں میں لگاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بھی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا عشق و ادب نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

شہیدوں کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ سَیِّدُ الشُّھَدَاء (یعنی شہیدوں کے سردار) ہیں، آپ نے غزوۂ اُحُد میں شہادت کا رُتبہ پایا، غزوۂ اُحُد کے شہیدوں کی شان میں

1 ...حجۃ اللہ علی العالمین، المطلب الثالث، من کرامات حمزۃ، صفحہ:614۔

2 ...وفاء الوفاء باخبار دار المصطفٰے، الفصل السادس، الاستشفاء بتراب صعیب، جلد:1، صفحہ:60۔

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَرِحِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ (پارہ:4، سورۂ آل عمران:170)

ترجمۂ کنزُالایمان: شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم۔

اس آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: اس آیت میں شُہَدائے کرام کے متعلق فرمایا جارہا ہے کہ اللہ پاک نے ان پر فضل و کرم فرمایا ❁ انعام و احسان اور اعزاز و اکرام سے انہیں نوازا ❁ موت کے بعد اعلیٰ زندگی عطا فرمائی ❁ انہیں اپنا قرب عطا فرمایا ❁ جنّت کا رزق اور اعلیٰ نعمتیں عطا فرمائیں ❁ انہیں شہادت کی توفیق بخشی ❁ شُہَدائے کرام ان سب نعمتوں پر خوشی منا رہے ہیں۔(1)

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: جب تمہارے بھائی غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے تو اللہ پاک نے ان کی رُوحیں سبز پرندوں میں رکھ دیں، وہ جنّتی نہروں پر جاتے ہیں، جنّتی باغات سے پھل کھاتے ہیں اور عرش کے سائے میں سونے کی قندیلوں میں آرام کرتے ہیں، جب انہوں نے یہ نعمتیں دیکھیں تو بولے: کاش! ہمارے بھائی جان لیتے کہ اللہ پاک نے ہمارے لئے کیا کیا نعمتیں تیار فرمائی ہیں۔ اس پر اللہ پاک نے فرمایا: تمہاری جانب سے میں یہ خوشخبری تمہارے بھائیوں تک پہنچا دیتا ہوں، چنانچہ اللہ پاک نے یہ آیتِ کریمہ نازل فرمائی(2):

1 ... تفسیر صراط الجنان، پارہ:4، سورۂ آل عمران، زیرِ آیت:170، جلد:2، صفحہ:92۔

2 ... مسند احمد، مسند بنی ہاشم، جلد:2، صفحہ:165، حدیث:2430۔

وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًاؕ-بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَۙ(۱۶۹)
(پارہ:4،سورۂ آل عمران:169)

ترجَمۂ کنزُالعرفان:اور جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جانِ عالَم، نورِ مُجسَّم صلی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا جان حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ شہادت کے رُتبے پر فائز ہوئے، شہادت بہت بلند رُتبہ ہے، اللہ پاک حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ عنہ کے صدقے میں ہمیں بھی مدینۂ پاک میں گنبدِ خضرا کے سائے میں، سنہری جالیوں کے سامنے شہادت کی موت نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

دے شہادت مجھے مدینے میں | از پئے شاہِ کربلا یارَبّ!
قبر میری بنے مدینے میں | تجھ سے ہے یہ مری دُعا یارَبّ!

شہادت کی مختلف صُورتیں

بہارِ شریعت میں ہے: شہادت صِرف اسی کا نام نہیں کہ جہاد میں قتل کیا جائے بلکہ احادیثِ کریمہ کے مطابق شہادت کی اور بہت صُورتیں ہیں، مثلاً ایک حدیثِ پاک میں فرمایا: (1): جو طاعون (*Plague*) سے مرا وہ شہید ہے (2): جو ڈوب کر مرا وہ بھی شہید ہے (3): ذات الجنب (پھیپھڑوں کی ایک بیماری، جو اس بیماری) میں مرا شہید ہے (4): جو پیٹ کی بیماری میں مرا شہید ہے (5): جو جل کر مرا شہید ہے (6): جس کے اوپر دیوار وغیرہ گر پڑے اور مر جائے شہید ہے (7): عورت کہ بچہ پیدا ہونے یا کنوارے پن میں مر جائے شہید ہے۔

اسی طرح بعض روایات کے مطابق راہِ عِلْمِ دین میں مرنے والا بھی شہید ہے، مؤَذِّن جو ثواب کے لئے اذان کہتا ہو، یہ بھی شہادت کا رُتبہ پاتا ہے، فسادِ اُمَّت کے وقت سُنَّت پر عمل کرنے والے کے تو وارے ہی نیارے ہیں کہ اسے 100 شہیدوں کا ثواب دیا جاتا ہے۔ عُلَما فرماتے ہیں: جو ہر روز 25 بار یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

جب مرے گا تو اللہ پاک اسے شہادت کا رُتبہ عطا فرمائے گا۔ اسی طرح جو کسی مَرض میں مبتلا ہو، وہ 40 بار پڑھے: لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ اگر اسی مرض میں مر گیا تو شہادت کا رُتبہ پائے گا اور اگر صحت یاب ہو گیا اور اسی مرض میں انتقال نہ ہوا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔[1]

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارگاہِ الٰہی میں مدینے میں مرنے کی آرزو کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں:

دیدے مرنے کی مدینے میں سعادت دیدے	کس طرح سندھ کے جنگل میں مروں گا یارَبّ!
مجھ گنہگار پہ گر خاص کرم ہو جائے	جام طیبہ میں شہادت کا پیوں گا یارَبّ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: ہفتہ وار اجتماع

اے عاشقانِ رسول! نیک بننے اور قبر و آخرت کی تیاری کا ذہن پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جایئے اور ذیلی حلقے کے

---

1 ... بہار شریعت، جلد: 1، صفحہ: 857 تا 860، حصہ: 4۔

12 دِینی کاموں میں خُوب بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَاللہُ الْکَرِیْم! اس کی بے شُمار برکتیں نصیب ہوں گی۔ ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے ایک دینی کام **ہفتہ وار اجتماع** بھی ہے۔ آیئے! ہفتہ وار اجتماع میں پابندی سے شرکت کا ذِہن پانے کے لئے ایک مدنی بہار سنتے ہیں:

گُنَاہوں بھری زِندگی میں مدنی انقلاب

کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں گناہوں بھری زِندگی بسر کر رہا تھا، دُنیوی لذّات میں مَصرُوف رہنا میرا معمول تھا، بُرے دوستوں کی صحبت نے مجھے اور بگاڑ دیا تھا، دوستوں کے ساتھ مل کر رات بھر گُناہوں کا سلسلہ جاری رہتا، ایک بار ایک اسلامی بھائی نے مجھے مَغْرب کے وقت نماز کی دعوت دی، نہ جانے ان کی دعوت میں کیا اَثَر تھا کہ میں اُن کے ساتھ مسجد کی طرف چل پڑا، نمازِ مغرب پڑھی، نماز کے بعد ایک اسلامی بھائی نے **فیضانِ سُنَّت** سے دَرْس دیا، دَرْس کے فوراً بعد اسلامی بھائیوں نے ہفتہ وار سُنتوں بھرے اجتماع میں جانے کی تیاری شروع کر دی۔ ایک اسلامی بھائی نے مجھے بھی ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت کی ترغیب دِلائی، ان کا انداز ایسا پیارا تھا کہ میں فوراً ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کے لئے تیار ہو گیا، پھر جلد ہی اسلامی بھائیوں کے ساتھ مِل کر عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی فضاؤں میں پہنچ گیا، وہاں سنتوں بھرا بیان سُنا، ذِکْرُ اللہ میں مَصرُوف رہا، پھر رِقَّت انگیز دُعا ہوئی۔ الحمدللہ! دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع اور عاشقانِ رسول کی صحبت کا مجھ پر ایسا اَثَر ہوا کہ میں نے دُعا کے دوران رَو رَو کر اپنے گُنَاہوں سے توبہ کی اور آیندہ زِندگی نیکیوں میں گزارنے کی پختہ نیت کرلی، مجھ پر کیف و سُرور طاری تھا، اجتماع سے واپسی کے بعد میں نے نمازوں کی پابندی شروع کر دی اور نیکیوں بھری زِندگی گزارنے میں مَصرُوف ہو گیا۔

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو! | اندھیرا ہی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سفید کفن میں کفنانے کی سنّتیں اور آداب

3 فرامینِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: (1): جو کسی میّت کو نہلائے، کفن دے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا[2] **(2):** اپنے مردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ اپنی قبروں میں آپس میں ملاقات کرتے اور (اچھے کفن سے) تفاخر کرتے (یعنی خوش ہوتے) ہیں[3] **(3):** اپنے مردوں کو سفید کفن دو۔[4]

اے عاشقانِ رسول! کفن پہنانا سنتِ مبارکہ ہے ❁ **مَرد کا کفن: (1):** لفافہ یعنی

---

1 ... مشکوٰۃ، کتاب: الِایمان، باب: الِاعْتِصام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔
2 ... ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی غسل المیت، صفحہ: 237، حدیث: 1462۔
3 ... مسند فردوس، جلد: 1، صفحہ: 98، حدیث: 317۔
4 ... ترمذی، کتاب الجنائز، باب مایستحب من الاکفان، صفحہ: 261 حدیث: 994۔

چادر (2): اِزار یعنی تہبند (3): قمیص یعنی کفنی۔ عورت کے لئے ان 3 کپڑوں کے ساتھ ساتھ مزید 2 کپڑے یہ ہیں: (4): اَوڑھنی (5): سینہ بند ❁ جو نابالغ حدِّ شَہوَت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیے جاتے ہیں اِسے بھی دیے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا اور چھوٹی لڑکی کو 2 کپڑے دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی 2 کپڑے دیے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو ❁ صرف علما و مشائخ کو باعمامہ دَفن کیا جاسکتا ہے، عام لوگوں کی میّت کو عِمامے کے ساتھ دفنانا منع ہے ❁ مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش (*Mix*) ہو، عورت کے لئے (زعفران ملی ہوئی خوشبو) جائز ہے ❁ جس نے اِحرام باندھا (اور اِسی حالت میں وفات پائی) ہے اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔[1]

مختلف سنّتیں اور آداب سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3، حِصّہ:16 اور امیر اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العَالِیَہ کی 91 صفحات کی کتاب **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے! سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

غم کے بادَل چھٹیں قافلے میں چلو ۔۔۔ خوب خوشیاں ملیں قافلے میں چلو
رب کے در پر جھکیں، اِلتجائیں کریں ۔۔۔ بابِ رحمت کھلیں، قافلے میں چلو

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

---

(1)...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:77و80 ملتقطاً۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴾3﴿ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ...اَفْضَلُ الصَّلَاة، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

2 ...اَفْضَلُ الصَّلَاة، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِپاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(1)

﴾4﴿ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے 6 لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(2)

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضورِ اَنور صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہمُ الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(3)

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صلی اللہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے

---

1 ...قَولُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔

2 ...اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

3 ...قَولُ البَدِیع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔

لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے 1 ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شَبِ قدر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

---

1 ...التر غیب والتر ہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعا، جلد:2، صفحہ:329، حدیث:30۔

2 ...مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَۃ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔

3 ...تاریخ اِبْنِ عَسَاکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔